ایک دوسرے کے ساتھ سر جوڑ کر بیٹھ جانا جہاں مسلمانوں کے مستقبل کے لئے ایک اچھا شگون اور فالِ نیک ہے۔ جمعیۃ علمار کی ملی خدمات کی روشن تاریخ میں ایک نئے اور سنہرے باب کا بھی اضافہ کرتا ہے۔ اس موقع پر اس حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے بھی بڑی مسرت ہوتی ہے کہ اس کنونشن کے موقع پر بمبئی کے مسلمانوں نے عموماً اور مجلس استقبالیہ کے عہدہ داروں اور ممبران نے خصوصاً جس بیدار مغزی۔ خلوص۔ خوش سلیقگی۔ فیاضی۔ مہمان نوازی۔ حسن انتظام اور زندہ دلی کا ثبوت دیا ہے اُس پر وہ سب شرکائے کنونشن کی طرف سے دلی مبارک باد کے مستحق ہیں۔ واقعی عروس البلاد کے مسلمانوں کو جیسا ہونا چاہیئے تھا انھوں نے ویسا ہی کر دکھا کے دوسرے صوبوں کے مسلمانوں کے لئے ایک لائقِ تقلید نمونہ پیش کیا ہے اجزاھم اللہ عنا جزاءً خیراً۔

افسوس ہے پچھلے دنوں سرشانتی سروپ بھٹناگر اور پنڈت کشن پرشاد کول۔ ملک کی دو نامور شخصیتوں نے وفات پائی اور ملک ان کی خدمات سے محروم ہو گیا۔ اول الذکر ہندوستان کے نامور سائنٹسٹ تھے۔ کیمسٹری اور فزکس میں بین الاقوامی شہرت کے مالک تھے آزادی کے بعد سے ملک میں جو صنعتی ترقی ہوئی ہے اور سائنس نے جو فروغ پایا ہے اس میں سرشانتی سروپ کا بہت بڑا حصّہ ہے۔ پھر بڑی بات یہ ہے کہ وہ مرزا غالب کے محبوب شاگرد اور دوست منشی ہرگوپال تفتہ جن کو مرزا نوشہ محبت میں مرزا تفتہ کہا کرتے تھے ان کے نواسے تھے اور انھوں نے اردو شعر و شاعری کا ذوق ورثہ میں پایا تھا۔ چنانچہ وہ اُردو کے صاحب دیوان شاعر بھی تھے۔ مشاعروں کی صدارت بھی کرتے تھے اور اپنے دوست احباب کو جن میں شامل ہونے کا فخر راقم الحروف کو بھی تھا اپنے اشعار بڑے مزے میں سناتے تھے۔ سائنس اور شاعری کے لطیف امتزاج اور خاندانی روایات کے باعث وہ ہماری گذشتہ تہذیب اور کلچر کے سچے حامل اور علم بردار تھے۔ اب ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے اس کا پُر ہونا مشکل ہے۔